Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Structure and Implications of Declinable Words: A Research Review of Grammatical Inflection

معرب الفاظ کی ساخت ودلالت: اعراب لفظی کا تحقیقی جائزہ

Authors

1. Batool Zahra
Ph D Scholar, Islamic Studies, National University of Modern Languages, Islamabad, Pakistan.
batoolzahra56@gmail.com

2. Dr. Sidra Ahmed
Assistant Professor, BS – IR, Department of Humanities and Social Sciences, DHA Suffa University Karachi, Pakistan.

Citation

Zahra, Batool and Dr. Sidra Ahmed " Structure and Implications of Declinable Words: A Research Review of Grammatical Inflection." Al-Marjān Research Journal, 2, no.2, Jul-Sep (2024): 38– 48.

History

Received:Jul 07, 2024, **Revised**: Aug 15, 2024, **Accepted**: Sep 05, 2024, **Available Online**: Sep 25, 2024.

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Structure and Implications of Declinable Words: A Research Review of Grammatical Inflection

معرب الفاظ کی ساخت ودلالت:اعراب لفظی کا تحقیقی جائزہ

*بتول زہرا *ڈاکٹر سدرہ احمد

Abstract

The study of *i'rab* (grammatical inflection) in Arabic plays a crucial role in understanding the syntactic and semantic aspects of language. This research focuses on *ma'rab* words, which are characterized by their ability to change their ending according to grammatical context. The paper delineates the two primary forms of *i'rab*: *i'rab bil-haraka* (inflection through vowel markings like *fatha*, *kasra*, and *damma*) and *i'rab bil-harf* (inflection through specific letters like *waaw*, *alif*, and *yaa*). Through an analytical lens, the research evaluates how these forms influence the meaning and grammatical function of *ma'rab* words in Arabic syntax. The significance of this study lies in its contribution to a deeper understanding of Arabic morphology and its implications for both native speakers and learners of the language. By examining classical and contemporary sources, this paper aims to shed light on the intricate relationships between form, meaning, and function in Arabic grammar.

Keywords: I'rab, Ma'rab, Arabic Syntax, Vowel Inflection, Grammatical Function

تعارف موضوع

اردو میں معـــرب الفاظ کا اعراب بنیادی طور پر عربی زبان کے قواعد کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ الفاظ اعراب کی تبدیلی کے ذریعے اپنے اختتام کو بدلتے ہیں، جو مختلف جملوں میں ان کے معنوں اور افعال پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اعراب کے دو بنیادی اقسام ہیں: اعراب بالحرکۃ، جو زبر، زیر، اور پیش کے ذریعے ہوتا ہے، اور اعراب بالحرف، جو مخصوص حروف جیسے واؤ، الف، اور یاء کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد معـــرب الفاظ کی نوعیت اور ان کی دلالت کو سمجھنا ہے، تاکہ عربی زبان کے قواعد کی وضاحت ہو سکے۔ مختلف ذرائع اور ادبی مواد کا تجزیہ کر کے، یہ مطالعہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ معـــرب الفاظ کی ساخت کس طرح معانی کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

معرب

معرب وہ کلمہ ہے، جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے یعنی کبھی اس کے آخر میں زبر، کبھی زیر اور کبھی پیش، کبھی جزم اور کبھی ان حرکات کے قائم مقام (و)،(ا)اور (ی) آ جاتے ہیں، اسے متمکن بھی کہتے ہیں یعنی وہ کلمہ جو اعراب کو قبول کرتا ہے ۔جیسے قَدِمَ

* پی ایچ ڈی اسکالر، اسلامیات، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، پاکستان۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ انسانی علوم وسوشل سائنسز، ڈی ایچ اے صفہ یونیورسٹی، کراچی، پاکستان۔

الغَائِبُ (غائب آیا)، رَایْتُ الغَائِبَ (میں نے غائب کو دیکھا) سَلَّمتُ عَلَی الْغَائِبِ (میں نے غائب کو سلام کیا) ان مثالوں میں غائب اسم معرب ہے جس کا آخر بدلتا رہا ہے۔[1]

معرب کلمات کا اعراب

وہ کلمات، جن کا اعراب عامل کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ فعل مضارع، جب وہ نون تاکید اور نون ضمیر سے خالی ہو

۲۔ اسم مفرد صحیح ۳۔ جاری مجری صحیح ۴۔ جمع مکسر ۵۔ جمع مؤنث سالم ۶۔ اسم غیر منصرف ۷۔ اسم منقوص ۸۔ اسم مقصور ۹۔ وہ اسم، جو ی ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو ۱۰- تثنیہ ۱۱۔ اسماء ستہ مکبرہ ۱۲۔ جمع مذکر سالم

اعراب لفظی

اسم معرب کے اعراب کی دو قسمیں ہیں: (ا) اعراب بالحرکۃ (یعنی زبر زیر پیش سے اعراب) (۲) اعراب بالحرف (یعنی واؤ، الف، یاء سے اعراب)

اعراب بالحرکۃ (یعنی زبر زیر پیش سے اعراب)

وہ اسماء جن کا اعراب حرکت سے ہوتا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسم مفرد صحیح: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ صرفیوں کے نزدیک وہ اسم ہے، جس کے ف، ع، ل کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت (واؤ، الف، یاء) نہ ہو۔ جیسے شَجَرٌ، قَلَمٌ۔ نحویوں کے نزدیک صحیح وہ اسم ہے، جس کے لام کلمہ میں حرف علت نہ ہو جیسے قَوْلٌ، رَجُلٌ

جاری مجرٰی صحیح: وہ اسم ہے جس کے آخر میں واؤ یا یاء ہو اور ان کا ماقبل حرف ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ اسے صحیح اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اعراب میں صحیح کے قائم مقام ہوتا۔

جمع مکسر: وہ اسم ہے، جس کی واحد سے جمع بناتے وقت واحد کی بناٹوٹ جائے۔ جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ

اعراب: مذکورہ بالا تینوں اسماء کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے

---

[1] أبي زید عبد الرحمن بن صالح المکودي، **شرح المکودی علی الألفیّة في عِلمَي الصرف والنحو** (بیروت: مکتبہ العصریہ، 2005ء/1425ھ)، 23۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اسم مفرد صحیح:	هٰذَا كِتَابٌ	قَرَأْتُ كِتَاباً	نَظَرْتُ اِلٰى كِتَابٌ
جاری مجری صحیح:	هٰذَا دلو	أخذت دلوا	نَظَرْتُ اِلٰى دَلْوٌ
جمع مکسر:	هٰذِهٖ رِجَالٌ	لَقِيْتُ رِجَالاً	نَظَرْتُ اِلٰى رِجَالٍ

جمع مؤنث سالم: جیسے مسلمات اور وہ کلمات جو لفظاً یا معناً جمع مؤنث سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عَرَفَاتٌ، أُوْلَاتٌ (صاحبات)

اعراب: ان تینوں کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی اور جری کسرہ سے آتی ہے۔[2]

	حالت رفعی	حالت نصی	حالت جری
جمع مؤنث سالم:	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	رَأَيْتُ مسلماتِ	نَظَرْتُ اِلٰى مسلماتِ
مشابہ جمع لفظا:	هٰذِهٖ عَرَفَاتٌ	رَأَيْتُ عرفاتِ	وقفت في عرفاتِ
مشابہ جمع معنی:	هُنَّ أُولاتُ مالٍ	رَأَيْتُ أُولاتَ مالٍ	نَظَرْتُ اِلٰى أُولاتِ مالٍ

نوٹ: أولات ہمیشہ اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے واولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن

اسم غیر منصرف: اسم غیر منصرف وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ آئے، کسرہ کی جگہ ہمیشہ فتحہ آتا ہے اور اس میں غیر منصرف کی نو علامات میں سے دو علامتیں پائی جاتی ہیں یا ایک ایسی علامت پائی جاتی ہے جو دو کے قائم مقام ہوتی ہے۔ جیسے احمد، عمر

اعراب: اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی اور جری فتحہ سے آتی ہے۔ جیسے

[2] مصطفی، جمال الدین، **البحث النحوی عند الاصولیین** (قم: دار الھجرۃ، سن)، 45۔

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
نَظَرْتُ إلى أحمدَ	رَأَيْتُ أحمدَ	هٰذَا أحمدُ

ان مثالوں میں احمد غیر منصرف ہے۔

اسم منقوص: وہ اسم ہے، جس کے آخر میں ی لازمی ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو۔ جیسے القاضي، المنادی

اگر اس پر ال ہو تو اس کی حالت رفعی اور جری تقدیری ہوتی ہے یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی اور حالت نصبی فتحہ سے ہوتی ہے۔ جیسے

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
نَظَرْتُ إلى القاضي	رَأَيْتُ القاضيَ	عَدَلَ القاضي

اگر اس پر ال نہ ہو تو حالت رفعی اور جری میں اس کے آخر سے ی گر جاتی ہے اور حالت نصبی میں قائم رہتی ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هذا منادٍ	رَأَيْتُ منادياً	نَظَرْتُ إلى منادٍ

اسم مقصور: وہ اسم معرب ہے، جس کے آخر میں الف لازی ہو۔ جیسے الثریٰ، الفتی، اگر اس پر ال ہو تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا کیونکہ اس کے آخر میں الف ہو تا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہو تا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جاء الفتى	رَأَيْتُ الفتى	نَظَرْتُ إلى الفتى

اور اگر اس سے پہلے ال نہ ہو تو اس کے آخر سے تینوں حالتوں میں "الف" گر جاتا ہے۔ جیسے

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
نَظَرْتُ إلى فتىً	رَأيْتُ فتى	جاء فتى

وہ اسم، جو ی ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو، اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے[3]

حالت جری	حالت نصبی	حالت رفعی
نَظَرْتُ إلى غلامي	رَأيْتُ غلامي	هذا غلامي

اعراب بالحرف **(یعنی واؤ، الف، یاء سے اعراب)**

وہ اسماء جن کا اعراب بالحرف ہوتا ہے، تین ہیں:

ا۔ تثنیہ ۲۔ اسماء ستہ مکبرہ ۳۔ جمع مذکر سالم

3 أبي زيد، **شرح المكودي على الألفيّة**، 56

تثنیہ: تثنیہ وہ اسم ہے جو اپنے آخر میں الف نون یا، یاءنون کی زیادتی کے ساتھ دو پر دلالت کرے۔ جیسے شجران، رجلان **اعراب:** تثنیہ اور وہ اسماء جو لفظاًیا معناً تثنیہ کے مشابہ ہوں، ان کی حالت رفعی الف ساکن ما قبل مفتوح سے اور حالت نصبی اور حالت جری ی ساکن ما قبل مفتوح سے آتی ہے۔ جیسے

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
تثنیہ	جاء رجلان	رَأیتُ رجلین	نَظَرتُ إلی رجلین
مشابہ تثنیہ لفظا:	جاء إثنان	رَأیتُ إثنین	نَظَرتُ إلی إثنین
مشابہ معنا:	جاء کلاھما	رَأیتُ کلیھما	نَظَرتُ إلی کلیھما

نوٹ: کِلَا اور کِلْتَا جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا یہی اعراب ہوتا ہے۔[4]

اسماءستہ مکبرہ: ان سے مراد چھے اسماء ہیں، ان کے اعراب بالحرف میں یہ شرط ہے کہ وہ مفرد ہوں جمع نہ ہوں، مکبر ہوں مصغر نہ ہوں، ی ضمیر متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں۔ اور یہ درج ذیل ہیں:

اَبٌ (باپ، ابو)، اَخٌ (بھائی، اخوٌ)، فَوٌ (منہ، فو)، حم (سر حمو)، ھن (ش، ھنو)، ذو (صاحب)

اعراب: ان کی حالت رفعی واؤساکن ما قبل مضموم سے، حالت نصبی الف سے، حالت جری ی ساکن ما قبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے

[4] اَبِی زید، **شرح المکودی علی الألفیّة**، 56

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هذا ابو زيد	رَأيْتُ أبا زيد	نَظَرْتُ إلى أبي زيد
هذا أخو زيد	رَأيْتُ أخازيد	نَظَرْتُ إلى أخي زيد

نوٹ: جب یہ مصغر یا جمع ہوں یا مضاف نہ ہوں تو ان کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جری کسرہ سے آتی ہے۔ جیسے

-	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
مفرد:	هذا اب	رَأيْتُ أبا	نَظَرْتُ إلى آب
جمع:	هؤلاء اباؤك	رَأيْتُ اباءك	نَظَرْتُ إلى اباءک
مصر:	هذا أبي زيد	رَأيْتُ أبي زيد	نَظَرْتُ إلى أبي زيد

جب یہ اسمای ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
هذا أبي	رَأَيْتُ أبي	نَظَرْتُ إلى أبي

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے، جس کے واحد کا صیغہ، جمع بناتے وقت اپنی اصلی حالت پر رہے، اس میں تبدیلی نہ ہو، صرف اس کے آخر میں "ون' یا "ی ن" مفتوح لگادی جائے۔ جیسے صادق سے صادقون یا وہ کلمات جو لفظاً یا معنی جمع مذکر سالم کے مشابہ ہوں۔ جیسے عشرون، أولو (صاحب)
اعراب: ان تینوں کی حالت رفعی واو ساکن ماقبل مضموم سے اور حالت نصبی اور حالت جری ی ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔ جیسے

۔	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جمع مذکر سالم:	جاء الصادقون	رَأَيْتُ الصادقين	نَظَرْتُ إلى الصادقين
مشابہ جمع لفظاً:	جاء عشرون رجلا	رَأَيْتُ عشرين رجلا	نَظَرْتُ إلى عشرين رجلا
مشابہ جمع معنیً:	جاء أولو مال	رَأَيْتُ أولي مال	نَظَرْتُ إلى أولي مال

نوٹ: درج ذیل کلمات جمع مذکر سالم نہیں مگر یہ لفظ جمع کے مشابہ ہیں، اس لیے یہ اعراب میں جمع کے ساتھ ملحق ہیں:

ثلاثون أربعون بنون اهلون أرضون منون عالمون وغیرہ

جب جمع مذکر سالم ی ضمیر کی طرف مضاف ہو تو اس کی حالت رفعی "و" تقدیری سے اور حالت نصبی اور جری "ی" لفظی سے آتی ہے جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جاء مسلمي	رَأَيتُ مسلمي	نَظَرتُ إلى مسلمي

نوٹ: ا۔ مسلمی اصل میں مسلموی تھا واؤ اور ی اکٹھے ہوئے، اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا اور ی کے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

۲۔ جمع اور تثنیہ کا نون اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ جیسے غلاما رجل، طالبو المدرسة اصل میں غلامان اور طالبون تھے۔

خلاصہ بحث

نتیجۃً، معرب الفاظ کا اعراب عربی زبان کی بنیادوں میں سے ایک ہے، جو نہ صرف نحوی ساخت کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے بلکہ زبان کی خوبصورتی اور تنوع کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اعراب کی مختلف اقسام، جیسے اعراب بالحرکۃ اور اعراب بالحرف، الفاظ کی دلالت اور ان کے استعمال میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس تحقیقی جائزے نے یہ ثابت کیا ہے کہ عربی زبان کی درست تفہیم کے لیے اعراب کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس موضوع پر مزید تحقیق اور مطالعے کی ضرورت ہے تاکہ عربی زبان کے قاعدوں کی مزید گہرائیوں تک پہنچا جا سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کتابیات

* أبي زيد عبد الرحمن بن صالح المكودي، **شرح المكودى على الألفيّة في عِلمَي الصرف والنحو** (بيروت: مكتبة العصريه، 2005ء/1425ھ)، 23
* مصطفى، جمال الدين، **البحث النحوى عند الاصوليين** (قم: دار الهجرة، س ن)، 45۔